سوال نمبر ۵ - کیا زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے؟

"کیا زکوٰۃ ایک طرح کا انکم ٹیکس نہیں ہے؟ کیا ہم زکوٰۃ کو فلاح عامہ کے کاموں مثلاً مدارس اور ہسپتالوں کے لیے استعمال نہیں کرسکتے؟"

جواب: زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دینا سرے سے ہی غلط ہے۔ وہ تو اسی طرح ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے جس طرح نماز ایک رکن ہے، حج ایک رکن ہے، روزہ ایک رکن ہے۔ زکوٰۃ اِنہی عبادتوں کی طرح ایک عبادت ہے اور اس عبادت کو مقرر کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے مصارف بھی متعین کردیے ہیں جن کے سوا کسی اور مصرف میں اسے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ آپ جتنے ٹیکس دیتے ہیں، خواہ وہ انکم ٹیکس ہو یا کسی اور قسم کا ٹیکس، ہر ایک کا نفع آپ کی طرف پلٹ کر آتا ہے۔ لیکن زکوٰۃ ایک ایسی چیز ہے جس کا نفع آپ کی طرف آخرت میں پلٹ کر آئے گا، اِس دنیا میں کسی طور پر بھی اس کی منفعت حاصل ہونے کی امید پر آپ زکوٰۃ دیں گے تو اسے ضائع کردیں گے۔ اس دنیا میں آپ بس خدا کے بتائے ہوئے حق داروں کو زکوٰۃ دے دیجیے اور سمجھ لیجیے کہ یہ نیکی خدا کے دفتر میں درج ہوگئی۔ اگر آپ اس سے سڑکیں بنائیں گے یا ریلیں بنائیں گے یا مدرسے اور ہسپتال بنائیں گے تو ان سے امیر اور غریب سب فائدہ اُٹھائیں گے، درآنحالیکہ زکوٰۃ غریبوں کے لیے ہے، امیروں کے لیے نہیں ہے۔ اِن چیزوں سے آپ خود بھی فائدہ اُٹھائیں گے درآنحالیکہ زکوٰۃ سے آپ کو خود فائدہ اُٹھانے کا حق نہیں پہنچتا۔ اس لیے زکوٰۃ کو صرف عبادت سمجھ کر ادا کیجیے، اس کو رکن اسلام سمجھیے، انکم ٹیکس نہ سمجھیے۔ ٹیکس کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہ کتنے ہی انصاف کے ساتھ لگایا جائے اور کتنی ہی ایمانداری سے وصول اور خرچ کیا جائے، بہرحال جن لوگوں پر اس کا بار پڑتا ہے وہ کبھی اس کو خوشدلی سے نہیں دیتے بلکہ اس سے بچنے کی بے شمار راہیں تلاش کرتے ہیں۔ اب کیا خدا کی فرض کی ہوئی ایک عبادت کو بھی ٹیکس سمجھ کر اس کے ساتھ آپ یہی سلوک کرنا چاہتے ہیں؟ یہ طرزِ عمل آپ زکوٰۃ کے ساتھ اختیار کریں گے تو اپنے مال کے ساتھ اپنے ایمان کو بھی کھو دیں گے۔ یہ تو وہ چیز ہے جو خوشدلی سے دینی چاہیے، خدا کی خاطر دینی چاہیے، جتنی آپ پر واجب ہو اس سے بھی کچھ بڑھ کر دینا چاہیے، تاکہ خدا کی خوشنودی اور زیادہ حاصل ہوسکے۔